The Drinched Book

سالنامہ

بزم اردو

کلیہ جامعہ عثمانیہ

حیدرآباد دکن

بابتہ سنہ ۱۳۴۰ف و سنہ ۱۳۴۱ف

مطبوعہ مطبع پائیگاہ خاص آسمانجاہی

صدارت نامۂ نواب محمد ظہیر الدین خان

صدر بزم اردو

مورخہ ۱۰؍ آبان ۱۳۴۲ف

جناب صدر و معزز حاضرین

اس وقت سب سے پہلے میرا یہ خوشگوار فرض ہے کہ خلوص دل سے اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کروں جو آج مجھے حاصل ہوی ہے میں سمجھتا ہوں کہ مجھ سے زیادہ موزوں افراد اس خدمت کے لئے ہماری بزم میں موجود ہیں لیکن جب عام رائے شماری نے یہ اہم ذمہ داری میرے سپرد کی ہے تو میں اس کو حوصلہ افزائی سمجھ کر قبول کرتا ہوں اور میری دلی تمنا ہے کہ آپ کے اعتماد کو پورا کروں۔ اور جو اعزازی خدمت آپ نے میرے تفویض کی ہے اس کو پوری طرح سے ادا کرنے میں ہر طرح کوشاں رہوں۔

میرے اس احساس ذمہ داری میں یہ خیال اور بھی گہرائی

پیدا کر دیتا ہے کہ میں ایک ایسی بزم کا صدر منتخب کیا گیا ہوں جو اپنی
متعدد خصوصیتوں کے لحاظ سے خاص طور پر اہمیت رکھتی ہے۔
اس بزم کی پہلی خصوصیت تو یہ ہے کہ یہ ایک ایسی درسگاہ کی بزم اردو
ہے جو تمام ہندوستان میں اردو زبان اور ادب کی مسلسل اور دیرپا
خدمات اور سرپرستی کرتے رہنے کی وجہ سے اپنی آپ نظیر سمجھی جاتی ہے
اور جو ایک ایسے ملک میں قایم کی گئی ہے جہاں سے نہ صرف اردو ادب
اور شاعری کا آغاز ہوا بلکہ جس میں آج تک مسلسل طریقہ پر ہندوستان کی
اس عام اور مشترک زبان کی کسی نہ کسی طرح سے خدمت ہو رہی ہے۔
ایک اور خصوصیت جس کی وجہ سے مجھے اپنا کام اہم اور
ساتھ ہی مشکل معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ بزم اردو اگرچہ کچھ دنوں کے
لئے پہلے قایم ہوئی تھی مگر اس کا وجود اور عدم برابر تھا اور اب یہ بزم
گویا ابھی پہلی دفعہ قایم کی جا رہی ہے۔ اور پہلے کی ایسی روایات اور
ضابطوں سے مستفید نہیں ہوئی ہے جن کی بنا پر انجمنوں اور بزموں
میں امتیازی کام کرنے والوں کو قسم قسم کی سہولتیں حاصل ہو جایا کرتی
ہیں۔ اب قواعد و ضوابط بھی ہمیں ہی ترتیب دینے پڑیں گے اور
روایات قایم کرنے کی اہم ذمہ داری بھی ہمارے ہی سر رہے گی
مگر مجھے توقع ہے کہ آپ حضرات کے تعاون اور اتحاد عمل سے اور مہربان

پروفیسر صاحبوں کے مشورے اور رہبری سے میں ان اہم خدمات کو خوبی کے ساتھ انجام دے سکوں گا۔ اور یہ بزم اگرچہ ہمارے کالج میں سب کے آخر میں قایم ہو رہی ہے مگر انشاءاللہ تعالیٰ اپنے کارہائے نمایاں کی وجہ سے سب سے آگے نکل جائے گی۔

حضرات۔ سرزمین دکن قدیم زمانہ سے سرچشمہ علم وفن ثابت ہوئی ہے۔ اور اس میں اردو زبان وادب کی خدمت وسرپرستی تو صدیوں پیشتر ہی سے جاری ہے یہاں سیکڑوں شاعر پیدا ہوے اور اپنے قابل قدر کارنامے چھوڑ گئے جن میں سے بعض تو اس وقت بھی محفوظ ہیں اور اردو ادب کے بہترین شہ پارے قرار دیے جا سکتے ہیں۔ عادل شاہی اور قطب شاہی فرمانرواؤں کے علاوہ جلالت مآب خاندان آصفیہ اور اس سلطنت کے امراء عمایدہ نے بھی اردو کی پایدار سرپرستی کی ہے شاید اس سلسلہ میں اسی واقعہ کا بھی میں اظہار کرسکتا ہوں کہ میرے خاندان کے ایک بزرگ نواب شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے سائنس اور علوم وفنون کی کئی کتابوں کا اردو ترجمہ کرایا تھا جن میں سے "دستہ شمسیہ" کے نام سے تو شاید اکثر حضرات واقف ہیں۔

حیدرآباد کی یہ اردو نوازیاں حضرت سلطان العلوم آقائی ولی نعمت آصفجاہ سابع خلداللہ ملکہ کے عہد حکومت میں تو انتہائی

عروج کو پہونچ گئیں جب کہ حضور پر نور نے ہماری قابل قدر اردو یونیورسٹی
کے قیام کا فرمان واجب الاذعان صادر کیا اور جامعہ عثمانیہ کا
ظہور ہوا۔ ایک ایسی درسگاہ میں جہاں دنیا بھر کے علوم و فنون
اردو زبان میں پڑھائے جاتے ہیں جہاں اردو کے لائق سے لائق
ماہر اور ادیب جمع ہیں جہاں کے فارغ التحصیل طالب علموں نے
دنیائے اردو میں تصانیف اور ادبی ذوق کی وجہ سے کافی شہرت
حاصل کر لی ہے اور جہاں ہر مضمون کی بزم موجود ہے بزم اردو کا
نہ ہونا تعجب خیز بات ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آج یہ بزم قائم
ہوگئی ہے اور چونکہ ہمارے مقاصد اعلیٰ ہیں اور ہم ان کو حاصل
کرنے کا "محکم یقین" رکھنے کے علاوہ "عمل پیہم" کے لئے بھی تیار ہیں
اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ بزم اپنے قابل فخر ملک اور اپنی شاندار
جامعہ کے شایان شان ثابت ہوگی۔

حضرات میں اس وقت ضرورت محسوس نہیں کرتا کہ
اپنی بزم کے مقاصد و اغراض پر تفصیلی نظر ڈالوں کیونکہ میں جانتا
ہوں کہ آپ سب حضرات اس قسم کی بزموں کے مقاصد سے
اچھی طرح واقف ہیں۔ مگر اس قدر ضرور عرض کرونگا کہ ہمارا
سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ اراکین بزم میں اردو ادب کا

صحیح ذوق پیدا ہو اور ہمیں اعلیٰ ادبی تربیت حاصل ہو اس کے علاوہ ہم اردو زبان اور ادب کی خدمت اپنے ملک کی قدیم روایات کے مطابق جاری رکھ سکیں اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم ہر ممکن طریقہ اور ذریعے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ ہماری بزم بحث و مباحثہ، مضمون و مقالہ نگاری، بیت بازی و مشاعرہ اور اپنے اساتذہ و دیگر مقامی اردو ادب سے دلچسپی اور اس کا ذوق رکھنے والوں سے بے تکلف میل جول اور تبادلہ خیالات کرنے کا مرکز ثابت ہوگی۔ اس کے علاوہ جب کبھی بیرون ریاست سے کوئی مشہور عالم اور ادیب حیدرآباد آئیں تو ہم ان کو اپنی بزم میں دعوت دیں۔ اور ان کی معلومات اور ذوق ادب سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

عام مشاعروں کے علاوہ خاص خاص مشاعرے بھی کئے جائیں گے جن میں صرف مشہور شعرا اور سخن فہم و سخن سنج حضرات ہی کو دعوت دی جائے گی۔

خاص خاص علمی اور ادبی ڈرامے لکھنے اور ان کو اسٹیج پر پیش کرنے کا کام بھی کرسکیں گے تاکہ ہماری زبان میں صنف ادب کی جو افسوسناک کمی ہے وہ کچھ نہ کچھ تو پوری ہو جائے کالج کی

چار دیواری کے اندر کی ان دلچسپیوں اور جلسوں کے علاوہ ہم کو ایسے مقامات کی سیر و تفریح بھی کرنی چاہیے جن میں کوئی ادبی دلچسپی موجود ہو۔ اور ان سب کے علاوہ ایک اور چیز ہمارے پیش نظر ہے اور وہ ایک ایسا خالص ادبی رسالہ ہے جو سال میں ایک دو دفعہ ضرور شایع ہوگا اور جس میں ہماری بزم کے مختلف جلسوں میں پڑھے ہوئے مضامین اور نظمیں وغیرہ اور خاص خاص جلسوں کی رویدادیں شایع کی جائیں گی۔

ان تمام اعلی مقاصد میں ہمیں اسی وقت کامیابی ہوسکتی ہے جب کہ ہم سب متحد اور یکدل ہوکر اپنی بزم کی بہبودی اور ترقی کو ذہن نشیں رکھ کر اور اپنی جامعہ اور اپنے ملک کی نیکنامی اور شہرت کے خیال سے عمل پیرا رہیں گے یہاں اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے کہ اگر ہمارے مہربان صدر صاحب کلیہ اور قابل پروفیسر صاحبان اردو کی نظر عنایت اور رہبری اسی طرح ہمارے ساتھ رہے گی جیسی کہ اب بزم کا آغاز کرتے وقت رہی ہے تو ہم یقیناً اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کریں گے۔

اس موقع پر ہمیں اپنے محسن اساتذہ کی مدد کی اس لیے بھی خاص طور پر ضرورت رہے گی کہ ہماری بزم ابھی قایم ہو رہی ہے اور

ہر چیز اپنی ابتدا کے وقت خاص احتیاط اور توجہ کی محتاج رہتی ہے۔
کیونکہ اندیشہ رہتا ہے کہ اگر کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو وہ آنے
والے عہدہ داروں اور اراکین کابینہ کی راہ عمل میں ہمیشہ رکاوٹیں
پیدا کرتی رہے گی۔

میں آخر میں اردو کے اساتذہ کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا
جن کا اس بزم کی تشکیل میں بہت بڑا حصہ ہے یہ بزم عالیجناب
مولوی عبدالحق صاحب کی بزرگانہ اور عالمانہ شفقت کی ہمیشہ
شکر گزار رہے گی۔ نیز ڈاکٹر سید غلام محی الدین صاحب قادری زور
اور مولوی عبدالقادر صاحب سروری صاحب کا ذکر نہیں کرنا
ایک بڑی بددیانتی ہوگی۔ ان دونوں اساتذہ نے نہ صرف قیام
بزم بلکہ جلسہ افتتاح کے بعض انتظامات میں جس قدر انہماک
اور خلوص کا ثبوت دیا ہے ان کو یہ بزم یقیناً فراموش نہیں کر سکتی
حقیقت یہ ہے کہ اس بزم کا قیام اور اس کی آیندہ ترقی لائق
اساتذہ کی علمی ہمدردی پر منحصر ہے۔ اور مجھے توقع ہے کہ یہ ہمدردی
ہمیشہ قائم رہے گی ورنہ ہم طلبا اس بزم کے وجود اور ترقی کے کہاں
تک ضامن ہو سکتے ہیں۔

حضرات۔ اعلیٰ حضرت خسرو دکن خلد اللہ ملکہ کیلئے

دعا کے بغیر میرا یہ ناچیز خطبہ ختم نہیں ہو سکتا۔ اعلیٰحضرت بندگانعالی کی درازیٔ عمر و اقبال کے لئے دعا کرنا میرے لئے کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ طالب علمانہ فرض کے علاوہ یہ میرا خاندانی فرض بھی ہے کہ اس شاہی خاندان ابد مدت کے لئے اخلاص دل سے دعا کروں کہ اِس کا سایہ نہ صرف ملک اور اہل ملک پر بلکہ جامعہ اور جامعہ کی تمام علمی سرگرمیوں پر ہمیشہ قائم رہے فقط

رپورٹ "بزم اردو"

سنہ ١٣٤١-٤٠ فصلی

جناب صدر، شفیق اساتذہ اور معزز حاضرین!

ہر انجمن میں یہ طریقہ چلا آتا ہے کہ ایک کابینہ اپنی مصروفیتوں
اور ادائے فرض کے بعد جب رخصت ہوتی ہے تو گذشتہ کابینہ کا
شکریہ ادا کرتی ہے کہ بہ عہد ان عمل کی دشواریوں کو گھٹانے میں انھوں
نے مدد دی، پھر اپنی اُن دشواریوں کا اظہار کرتی ہے جس میں اُسے
کام کرنا پڑا، اور آخر میں جدید کابینہ کی ہمت افزائی مگر ہمیں یہ خوش قسمتی
نصیب نہ ہوئی کہ ہماری ادبی مصروفیتوں کے لئے گذشتہ کابینہ نے
کچھ کام کیا ہو۔ ہمیں موقعہ نہ ملا کہ اپنی حقیقی کو گذشتہ ارکانِ کابینہ کی
کشتِ معلومات اور تجربات سے سیراب کرتے۔

سنسان صحرائے ادب میں ہم نے اپنا راستہ آپ ڈھونڈھ نکالا۔

اگر ہم اِس امر پہ ناز کریں تو غالباً بیجا نہ ہوگا کہ ہم ہی نے "بزمِ اردو" کی ابتدا کی، اس کے ارکان کا انتخاب کیا، اُس کے قواعد مرتب کئے اور اِتمنی دشوار گھاٹیوں کے طے کرنے کے بعد عملی میدان میں اُتر آئے۔ اور اس اہم کام کو انجام دیا جس کی ہمارے کالج میں ایک زمانہ سے ضرورت اور سخت ضرورت تھی۔

ہماری بزم نے سال بھر میں جو کام کیا اس کی تفصیل آپ کو علیحدہ عنوانوں کے تحت ملے گی۔ یہاں ایک بات کا ذکر ضروری ہے۔ ہر بزم مالی الجھنوں میں پریشان رہتی ہے۔ "بزمِ اردو" کی ابتدا کے وقت جو چندہ وصول کیا گیا تھا ناکافی ہوا۔ اور انجمن کچھ مقروض ہوگئی میں بزم کے ارکان سے التماس کرتا ہوں کہ مہربانی فرما کر چندہ وقت پہ ادا کرنے کی طرف توجہ کریں۔

بزم کی ساری مصروفیتوں کا خلاصہ آپ کے پیشِ نظر ہے۔ اگرچہ مالی حالت خراب رہی اور ارکان نے کافی دلچسپی کا اظہار نہ کیا مگر ہمیں اطمینان ہے کہ ہم نے اُن دشواریوں کو بہت کچھ دور کر دیا ہے جو کسی بزم کو شروع شروع میں لاحق ہوتی ہیں۔ اب یہ آیندہ کابینہ کا کام ہے کہ ہم سے زیادہ سرگرمی دکھائے

میں آخر میں صدر کلیۂ نظمائے بزم اور معزز پروفیسروں کا شکریہ

ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے وقت بے وقت ہماری مدد فرمائی اور متوقع ہوں کہ آیندہ بھی وہ اپنی علم دوستی کا ثبوت دیتے رہیں گے۔ آخر میں اعلیحضرت بندگان عالی سلطان العلوم کے لئے دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم ان کو قایم و دائم رکھے، جن کے سایۂ عاطفت میں ہزاروں اس علم کے سرچشمہ سے سیراب ہو رہے ہیں۔ آمین! ثم آمین!

محمد ظہیر الدین خان

(۱)

افتتاح "بزم اردو"

۱۰ آبان سنہ ۱۳۴۲ ف کا وہ یادگار دن تھا جب کہ "بزم اردو" کا افتتاح ہوا۔ پیشتر ہی سے اردو کے طلباء اپنی دلچسپی کا عملی ثبوت دامے درمے اور سخنے دینے لگے۔ کالج کے جملہ پروفیسروں کے علاوہ اُن معززین بلدہ کی ایک کافی تعداد مدعو کی گئی جنھیں کسی نہ کسی طرح ادب سے تعلق یا دلچسپی ہے۔ دعوت کے رقعے خود ارکان بزم نے تقسیم کئے۔ ہر ایک کو بزم کو مقصد سمجھایا اور نہایت اصرار سے آنے کا وعدہ لیا۔ نتیجہ یہ تھا کہ جلسۂ کرسی نشینی یا بزم کا افتتاح نہایت شاندار ہوا۔

میر سعادت علی صاحب رسال سوم کی تحریک پر عالیجناب

مولوی محمد عبدالرحمٰن خانصاحب صدر کلیہ نے صدارت فرمائی عبدالقادر صاحب یٰنائی (سال سوم) نے کابینہ جدید کا خیر مقدم کیا اور ابوالخیر سید ابراہیم حسینی صاحب (سال دوم) منتخب معتمد نے جواب خیر مقدم ادا کیا۔ سرفراز علی صاحب نیوشش (سال دوم) اور عزیز احمد صاحب (سال سوم) کی نظمیں پڑھی گئیں۔ اس کے بعد خطبۂ صدارت سنایا گیا جو اس سالنامہ میں درج ہے۔

خطبۂ صدارت کے بعد مولوی محمد عبدالرحمٰن خاں صاحب نے نہایت بیش قدر خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور بزم کی سرپرستی قبول کی آپ نے کلیہ کے سابق پروفیسر اردو مولوی وحیدالدین صاحب سلیم مرحوم کی بے وقت وفات پر افسوس فرمایا مگر جدید ہمت افزا حالات پر اپنی مسرت کا اظہار کر کے بزم کے عہدہ داروں کو مبارکباد دی۔

اس کے بعد علی حسنین صاحب زیبا نے صدر اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ بعد عصرانہ کی عملی کارروائی شروع ہوئی جس کے انتظام میں ارکان بزم نے حصہ لیا۔

اس بزم کے تعمیری کام میں صدر شعبۂ اردو کے علاوہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زورؔ اور پروفیسر محمد عبدالقادر سروری نے

بہت دلچسپی اور توجہ سے مدد اور رہبری کی - بزم اردو اُن کی اور ان کے سوا جلسہ کے انتظامی اور امور میں پروفیسر وحید الرحمٰن صاحب نے جو مدد فرمائی ہے اس کی خاص طور پر شکر گزار رہے گی-

جلسہ ہمارے توقع سے زیادہ کامیاب رہا- کلیہ کے اکثر پروفیسر صاحبان کے علاوہ حسب ذیل حضرات تشریف فرما تھے- نواب فخر یار جنگ بہادر، نواب اکبر یار جنگ بہادر، نواب ضمار یار جنگ بہادر، نواب ناظر یار جنگ بہادر، نواب عزیز یار جنگ بہادر، مولوی سید محمدؐ مہدی صاحب، مس آمنہ پوپ، مولوی عنایت اللہ صاحب، مولوی غلام یزدانی صاحب، مولوی فرحت اللہ بیگ صاحب، مولوی سید ہاشمی صاحب فرید آبادی، مولوی محمد حسین صاحب بلگرامی، مولوی سید محمود علی صاحب نائب کوتوال، میر امیر سلطان صاحب نائب کوتوال اور حیدر آباد کے دیگر ادبی دلچسپی رکھنے والے حضرات بھی تشریف لاے تھے-

جو حضرات نہ آسکے اُن کے معذرت نامے وصول ہوئے جن میں بزم کو مبارکباد دیتے ہوئے مقاصد بزم کی کامیابی کی دعا کی گئی- جن کے نام یہ ہیں:-

خان بہادر فضل محمد خان صاحب، رائے بشیشور ناتھ صاحب، مولوی

عبد الحمید خانصاحب، مولوی نصیر الدین ہاشمی صاحب

(۲)

کابینہ

نائب ناظم۔ سید علی حسنین صاحب زیبا (سال چہارم)

صدر۔ نواب محمد ظہیر الدین خان بہادر (سال دوم)

معتمد۔ ابو الخیر سید ابراہیم حسینی صاحب (" ")

خازن۔ محمد نجم الدین صاحب انصاری (سال سوم

ارکین کابینہ۔ سمیع الدین احمد صاحب (سال چہارم)

سعد الدین صاحب (" سوم)

میرزا عابد علی کامل (" دوم)

امیر الدین صاحب (" اول)

(۳)

ارکین بزم اردو

سال پنجم۔ سید مادھو صاحب — شیخ احمد صاحب شریر

سال چہارم — سید محمد اسحٰق صاحب — مرزا محمد علی صاحب

محمد عبد الحی صاحب — غلام محی الدین صاحب

سید عبد العزیز صاحب — میر عابد علی خانصاحب

سال چہارم قاضی محمد یوسف الدین صاحب — صفی الدین صاحب

سمیع الدین احمد صاحب — غلام محمد خانصاحب

سید علی حسین صاحب — محمد شرف الحق صاحب قریشی

مرزا عبدالحمید بیگ صاحب — سید عبدالرحمن صاحب ہاشمی

بی مہادیو راؤ صاحب — حافظ مصطفی اللہ صاحب قریشی

محمد عبدالرشید صاحب — سید محمود حسین صاحب

ابوالحسن حسن صاحب — محمد مخدوم محی الدین صاحب

میر غازی الدین علیخان صاحب — نورالہدیٰ صاحب

سید غلام احمد حسینی رضوی — محمد نجم الدین صاحب انصاری

حبیب یوسف صاحب — بلبیر پرشاد صاحب بھٹناگر

مرزا عباس علی بیگ صاحب — سید مجتبیٰ حسین صاحب

محمد ناصر فاروقی صاحب — محمد اعظم خان صاحب

سال دوم محمد امین الدین صاحب — میر محبوب علیخاں صاحب صاحبزادہ

عبدالقادر بینائی صاحب — میر اسعد الدین صاحب

میر حسن صاحب — محمد امین الدین صاحب [illegible]

میر سعادت علی رضوی صاحب — منظور الدین صاحب

عزیز احمد صاحب — عبدالحمید خانصاحب

محمد عثمان علیخاں صاحب

سال دوم احمد محی الدین صاحب صدیقی

محمد سرفراز علی صاحب

محمد مظفر الدین صاحب صدیقی

سید عبدالقادر صاحب چشتی

نواب محمد ظہیر الدین خان صاحب

سید عمر صاحب

محمد غوث صاحب

محمد رسول خانصاحب

خواجہ حسین صاحب

محسن بن شبیر صاحب

سید شاہ محمد صاحب

محمد حسین صاحب

سید علی صاحب

محمد سراج الدین صاحب

سید احمد محی الدین صاحب قادری

عابد حسین صاحب

میرزا احد علی صاحب کامل

سید مصلح الدین احمد صاحب

غلام محمد آغائی صاحب

محمد زین العابدین صاحب

گوبند داس صاحب سہا

ابو الخیر سید ابراہیم حسینی صاحب

مرزا اکبر حسین خانصاحب

عبد المغر خاں صاحب

سال اول خواجہ محمد معین الدین صاحب

میر محمد علی صاحب

سید لائق حسین صاحب

سید امیر حسن صاحب رضوی

سید اختر حسن صاحب

سید شبیر عالم صاحب قادری

محمد نصرت علی صاحب صدیقی

سید شاہ مرتضی صاحب قادری

خواجہ محمد رحیم علی خاں صاحب

شیخ عبدالرحمٰن صاحب | خواجہ غیاث الدین صاحب
محمد تقی صاحب | محمد عبدالحی خاں صاحب
محمد عبداللہ خاں صاحب | محمد امیرالدین صاحب
فضل الٰہی خاں صاحب

(۴)

معمولی جلسے

بزم کے معمولی جلسے ہماری توقع سے زیادہ ہوئے۔ حسبِ قرارداد مجلس انتظامی سال بھر میں صرف چار جلسے کرنے ضروری تھے مگر ہم نے سات منعقد کئے۔ جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

(۱) موضوع۔ ادب کو سینما سے زیادہ ڈرامہ فائدہ پہنچاتا ہے۔
محرک۔ نورالہدیٰ صاحب (سال سوم)
مخالف۔ عزیز احمد صاحب (" ")
بغلبۂ آرا تحریک منظور کی گئی۔

(۲) موضوع:۔ ادب کو نثر سے زیادہ نظم فائدہ پہنچاتی ہے
محرک:۔ عابد علی خانصاحب (سال چہارم)
مخالف۔ اعظم خاں صاحب (سال سوم)

بغلبۂ آرا تحریک منظور کی گئی۔

(٣) موضوع: ادبی ارتقاء کے لئے نقادوں کا ہونا ضروری ہے۔

محرک: غلام محمد خانصاحب (سال سوم)

مخالف: میر حسن صاحب (سال سوم)

بغلبۂ آرا تحریک منظور کی گئی۔

(٤) موضوع: جدید طرز کی شاعری سے قدیم طرز کی شاعری بہتر ہے

محرک: اسعد الدین صاحب (سال چہارم)

مخالف: نجم الدین صاحب انصاری (سال چہارم)

مخالفت منظور کی گئی۔

(٥) موضوع: شاعری کسی مقصد کے تحت ہونی چاہیئے

محرک۔ غلام محمد خان صاحب (سال چہارم)

مخالف۔ میر حسن صاحب (" " ")

تحریک منظور کی گئی۔

(٦) موضوع۔ اقبال کی دعوت عمل پر عبدالکریم صاحب ماہر (سال سوم) نے ایک مقالہ سنایا۔

(۵)

غیر معمولی جلسے

(۱) لیاقت منزل میں ۴؍ آذر ۱۳۴۱ف شام کے ۴½ بجے مولوی عبدالحق صاحب صدر شعبۂ اردو نے بزم اُردو کے طلباء سے خطاب کیا۔ صدر بزم کی غیر موجودگی کی وجہ سے اسعد الدین صاحب (سال سوم) نے صدارت کی۔ مولوی صاحب نے اُردو کے طالب علموں کی ضروریات اور اُردو لکھنے کی مشق کے متعلق نہایت مفید اور دلچسپ مشورے دیئے۔

(۲) اقامت خانۂ مسرت منزل میں ۱۱؍ دے ۱۳۴۱ف آٹھ بجے رات میں نواب حیدر یار جنگ بہادر نظم طباطبائی کی زیر صدارت ایک مشاعرہ منعقد ہوا۔ جس میں متعدد طلباء نے حصہ لیا۔ مصرعۂ طرح یہ تھا۔ ــــ مینہ برستا ہے گھٹا چھائی ہے۔

(۳) لیاقت منزل میں ۲۵؍ فروردی ۱۳۴۱ف پونے سات بجے مولوی عبدالحق صاحب کی صدارت میں جناب مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب مددگار معتمد محکمہ سرکار عالی نے "مضمون نگاری" پر بہت ہی پُر لطف تقریر فرمائی۔

(۶)
انتظامی اور کاروباری جلسے

ا۔ کاروباری جلسے کُل چار ہوے۔ جن کی تفصیل یہ ہے

۱ انتخاب عہدہ داران "بزم اُردو"۔ ۲۴ر مہر سنہ ۴۰ فصلی۔ رستم منزل۔ زیر صدارت مولوی عبد الحق صاحب

۲ کرسی نشینی کا مینیہ ۔ ۱۰ر آبان سنہ ۴۰ فصلی۔ لیاقت منزل زیر صدارت مولوی احمد عبد الرحمٰن خان صاحب

۳ قواعد بزم کا مسودہ۔ ۲۳ر آبان سنہ ۴۰ فصلی رستم منزل زیر صدارت پروفیسر عبد القادر صاحب سروری

۴ انتخاب عہدہ داران "بزم اُردو" سنہ ۴۲-۱۳۴۱ف کے لیے ۲۲ر شہریور سنہ ۱۳۴۱ف لسانیات منزل۔ زیر صدارت ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور

ب۔ انتظامی جلسے کُل سات ہوئے جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱ قواعد بزم ۔ ۴ ۱ر آبان سنہ ۴۰ فصلی ۔ رستم منزل ۔ زیر صدارت علی حسین صاحب زیبا

۲ قواعد بزم ۔ ۱۶ر آبان سنہ ۴۰ فصلی رستم منزل ۔ زیر صدارت ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور ۔

۳ اخراجات کرسی نشینی اور "بزم اُردو" کے مدیر کا انتخاب ۔

۲۳ر آذر ۱۳۴۱ف ۔ لسانیات منزل ۔ زیر صدارت ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زورؔ

۴ سال بھر کا حسب ذیل نظام العمل منظور کیا گیا ۔ ۱۶ر دے ۱۳۴۱ف لسانیات منزل ۔ زیر صدارت ڈاکٹر سید محی الدین قادری زورؔ

۱۔ معمولی جلسے (مناظرہ) ــــ ۴۔ ہر میقات میں ۲۔

۲۔ تحریری مقابلہ انعامی ــــ ۱۔ (آخری میقات میں)۔

۳۔ مقالہ پڑھنا ــــ ۴۔ ہر میقات میں ۲۔

۴۔ مشاعرے ــــ ۲۔ " ۱۔

۵۔ غیر معمولی جلسے ــــ ۲۔ " ۱

۶۔ ڈرامے ــــ ۲۔ " ۱

۵ موازنہ اور بجٹ کی منظوری ۔ ۲۴ر اسفندار ۱۳۴۱ف ۔ لسانیات منزل زیر صدارت ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زورؔ

۱۔ نظامیہ رسوزنٹ کی ادائی بل ۵ ۔ روپیے

۲۔ انعامات ۵ "

۳۔ مشاعرہ ۱۰ "

۴۔ غیر معمولی جلسے ۵ "

۵۔ گل پوشی ۱۰ "

۶۔ صادر	۴	روپئے
۷۔ متفرقات	۶	″
۸۔ محفوظ	۲۵	″
جملہ	۸۰	روپئے

۶ ۔ بین کلیاتی تحریری فی البدیہہ مقابلہ قبول کیا جائے۔ ۸ شہریور ۱۳۴۵ف لسانیات منزل - زیر صدارت ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور

۷ منتخب شدہ معتمد اور رکن سال چہارم کے استعفے پر غور۔ شہریور ۱۳۴۵ف - لسانیات منزل - زیر صدارت ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور

(۷)

بین کلیاتی فی البدیہہ تحریری مقابلہ

بزم کا ایک نمایاں کارنامہ بین کلیاتی فی البدیہہ تحریری مقابلہ کا اعلان تھا۔ جس میں اوّل آنے والے طالب علم کو ایک رولنگ کپ عطیۂ صدر بزم اور دوم اور سوم آنے والوں طالب علموں کو ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور اور پروفیسر عبدالقادر صاحب سروری کی طرف سے کتابیں انعام دینے کا اعلان کیا گیا اور جملہ

کالجوں کے طلباء مدعو کئے گئے جن میں سے صرف زنانہ کالج نام پلی، اورنگ آباد کالج، نظام کالج، اور کلیۂ جامعۂ عثمانیہ کے طلباء نے شرکت کی۔ چنانچہ جمعہ ۲۳ شہریور ۱۳۴۸ ف کو صبح کے دس بجے مقابلہ ہوا۔ زنانہ امیدواروں کے لئے زنانہ کالج ہی میں انتظام کیا گیا تھا۔ جس کے لئے ہم وہاں کے صدر صاحب کے مشکور رہیں۔

عنوان "دکن کی برسات" ٹھیک وقت پر دونوں جگہ ظاہر کیا گیا جوابات کی جانچ نور النساء بیگم صاحبہ ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی پروفیسر زنانہ کالج، آغا حیدر حسن صاحب پروفیسر نظام کالج اور مولوی عبدالقادر صاحب سروری پروفیسر عثمانیہ کالج نے کی جس کا نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

اوّل — عزیز احمد صاحب (سال چہارم) کلیہ جامعہ عثمانیہ

دوم — محمد تقی صاحب برق (سال دوم) "

سوم — میر سکندر علی صاحب " " اورنگ آباد کالج

(۸)

ارکین کی ادبی مضمون

سال سوم۔ ۱۔ عبدالقادر مینائی۔ جلسۂ معاشرتی کلیہ جامعہ عثمانیہ کے ڈرامے

"کالج کے دن" میں چپراسی کا پارٹ کر کے ایک انعام حاصل کیا۔

۱۔ میر حسن۔

ادبی تصانیف

۱۔ ورڈسورتھ اور اسکی شاعری (زیر طبع)

۲۔ سوانح نگاری اسکے اصول و ضوابط تاریخ اور اردو سوانح عمری پر تنقیدی نظر اور مشورے (زیر تصنیف)

مضامین

۱۔ کنج تنہائی (نیرنگ خیال)

۲۔ ورڈسورتھ کی فطرت نگاری (مجلہ مکتبہ)

۳۔ ورڈسورتھ کی عشقیہ نظمیں (مکتبہ)

۴۔ ورڈسورتھ کا نظریہ حیات انسانی (مکتبہ)

۵۔ ورڈسورتھ کی سانیٹ نویسی (مکتبہ)

۶۔ جدید صوتیات

۷۔ کلکتہ ہندوستانی (ترجمہ مقالہ پروفیسر سنتی کمار چٹرجی)

۸۔ خط (ایک نفسیاتی افسانہ)

۲۔ عزیز احمد

ادبی تصانیف

۱۔ "کالج کے دن" ایک معاشرتی ڈرامہ۔ تین ایکٹ میں بہ یوم کلیہ

۱۹۳۱ء میں تمثیل کیا گیا (مطبوعہ)

۲۔ "تعطیل"۔ ایک معاشرتی فارس ایک ایکٹ میں جو مسترت منزل (اقامت نا نہ جدید) کے جلسۂ معاشرتی ۱۹۳۱ء میں تمثیل میں کیا گیا۔ (مطبوعہ)

۳۔ "عمر خیام" ایک ادبی اوپیرا۔ (غیر مطبوعہ)

۴۔ "ہوس" ایک مکمل معاشرتی ناول (غیر مطبوعہ)

۵۔ "غالب کا حشر" ایک ادبی مزاحیہ ڈرامہ (غیر مطبوعہ)

۶۔ "فاتح بلقان" عام تھیٹر کے لئے ایک میلوڈرامہ (غیر مطبوعہ)

۷۔ "فرانسیسی افسانے" (کتابی صورت میں بسلسلۂ دنیا کے شاہکار افسانے شایع ہو چکے ہیں)

۸۔ مسئلہ بیکاری پر ایک ڈرامہ (زیر تصنیف)

مضامین

۱۔ اصغر و فانی (مجلۂ عثمانیہ)

۲۔ اقبال کی شاعری کا پہلا دور (مکتبہ)

۳۔ سجدے (مکتبہ)

۴۔ ٹرکی ٹیغ (نیرنگ خیال)

۵۔ فلسفۂ محبت (ہمایوں)

شیریں فرہاد سنہ ۱۹۳۲ء میں (نیرنگ خیال)

دیگر ادبی مصروفیتیں

۱۔ نائب ادارت مجلہ مکتبہ سنہ ۱۳۴۱ف

۲۔ "بزم اردو" کے بین الکلیاتی فی البدیہہ تحریری مقابلے میں
کلیہ جامعہ عثمانیہ کے لئے رننگ کپ حاصل کی

۳۔ بزم ادب نظام کالج کے فی البدیہہ تحریری مقابلے میں
دوسرا انعام۔

۴۔ صفی الدین "کالج کے دن" میں "صالح" کا پارٹ کرکے بہترین اداکاری کا
دوسرا انعام حاصل کیا۔

۵۔ غلام محمد خان۔ ۱۔ "یادگار درد" خواجہ میر درد کی سوانح (زیر طبع)
۲۔ خواجہ میر درد کا شعر (رہبر دکن)
۳۔ نجات ابدی (مکتبہ)
۴۔ ایک اخلاقی اور معاشرتی ڈرامہ (غیر مطبوعہ)
۵۔ ڈاکٹر ٹیگور کے ایک افسانہ کا ترجمہ (" ")

۶۔ صفی اللہ قریشی ۔ ڈرامہ "کالج کے دن" میں حبیب کا پارٹ کیا۔

۷۔ محمد محی الدین۔ ڈرامہ "کالج کے دن" میں وحید کا پارٹ کیا۔

۸۔ نور الہدیٰ مجلہ مکتبہ میں سینما پر ایک فنی مقالہ شایع کرایا جس کی نقلیں

ہندوستان کے متعدد فنی اور ادبی رسالوں میں شایع ہوئیں۔

۹۔ نجم الدین انصاری ۱۔ ڈرامہ "کالج کے دن" میں مجیب کا پارٹ کر کے ایک انعام حاصل کیا

" تعطیل کا دن مسرت منزل میں پارٹ کیا

۲ صدر انجمن مباحثہ اقامت خانہ مسرت منزل۔

۳ مدیر رسالہ "رفیق" اقامت خانہ مسرت منزل۔

۱۰۔ مجتبیٰ حسین ۱ ہماری شاعری۔ (ہمایوں)

۲ سمدھن کا گڑا (ہجو لی)

ادبی تصانیف

۱۱۔ محمد اعظم خان ۱۔ مہاتما گاندھی کی کتاب A Guide to health کا ترجمہ "رہنمائے صحت" (مطبوعہ)

۲ کارلائل کی کتاب On Heroes & Hero worship کے دوسرے لکچر Hero as a Prophet کا اردو ترجمہ "سیدالانبیا" (مطبوعہ)

۳۔ ڈوما خورد کے شاہکار Lady of the cawellier کا ترجمہ "سوزِ الفت" (غیر مطبوعہ)

۴ دیوان غالب کی ایک مکمل شرح (غیر مطبوعہ)

مضامین

۱۔ اصغر کی دلہن (مجولی)

۲۔ پھر کیا حشر ہوا۔ (")

۳۔ صرف ایک سکنڈ (")

۴۔ طوقِ زریں (مکتبہ)

۵۔ مجرم ضمیر (")

دیگر ادبی مصروفیتیں

۱ ڈرامہ "کالج کے دن" میں اردو ادب کے پروفیسر ادیب صاحب کا پارٹ کیا

۱۲۔ میر اسعد الدین ۱۔ ڈرامہ "کالج کے دن" میں ایک طالب علم کا پارٹ کیا سال دوم

۱۔ محسن بن شبیر صاحب غالب قید میں کتاب زیر طبع

۲ میرزا علی صاحب کامل ۱۔ اعلیحضرت میر عثمان علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ کی اردو شاعری کتاب زیر طبع

۲۔ معتمد بزم معاشیات و عمرانیات

۳۔ محمد سرفراز علی صاحب ہوش ۱۔ انجام معصیت (فسانہ) "یادگار" لاہور

۲۔ مجروح حال (") "کائنات" "

۳۔ سزائے عشق (فسانہ) مجلۂ مکتبہ

۴۔ جوہر شمشیر ترجمہ

۵ شہید معصیت (فسانہ)

۶۔ دو ہہا ور (منشور) بعد میں دوسرے رسالوں میں
بھی نقل کیا گیا۔

۴۔ ابوالخیر سید ابراہیم حسینی صاحب

۱۔ ضمیر کی آواز (مجلہ مکتبہ)

۲۔ ضربات دل (نظم) (الاعظم ناندیڑ)

۳۔ ڈرامہ "کالج کے دن" میں مختلف پارٹ کئے۔

۴۔ ڈرامہ "تعطیل کا دن" (مسرت منزل) میں پارٹ کیا۔

۵۔ معتمد بزم اُردو۔

۶۔ خازن انجمن اتحاد۔

۷۔ معتمد انجمن مباحثہ (مسرت منزل)

سال اوّل۔

محمد تقی صاحب برتر

۱۔ عائشہ کا اکلوتا۔ "غنچہ"

۲۔ مقصدِ حیات (ترجمہ) نیرنگ خیال۔

۲۔ اختر حسن صاحب

"حصۂ نثر"۔

(۱) "ایک عجیب خواب"۔ افسانہ مطبوعہ رسالہ "جن" حیدرآباد لکھنو

(۲) "ایک شاعر کی روح"۔ ایک تخیلی افسانہ " "ساقی" دہلی

(۳) "فصل کاٹنے والی لڑکی" ورڈس ورتھ کی ایک نظم سرگزشت لاہور
The reaper کا ترجمہ اشعار منثور میں "

(۴) "طلوعِ محبت" ایک مرہٹی افسانہ کا ترجمہ
بحذف و اضافہ البہار مطبوعہ رسالہ "سرگزشت" "

(۵) "ڈالی"۔ ایک مزاحیہ مقالہ:۔ " "مکتبہ" حیدرآباد دکن

(۶) "محبت کے تین پھول" ایک سچے واقعہ کی افسانوی تعبیر " "

"

(۷) "ایک خط"۔ اختر شیرانی ایڈیٹر خیالستان کے نام "خیالستان" لاہور

(۸) "ایک ادبی خط"۔ رئیسی اجمیری مدیر اعزازی سرگزشت کے نام از "ل"۔
مطبوعہ رسالہ سرگزشت لاہور

(۹) "ایک افسانوی خط"۔ متعلق بہ رئیسی اجمیری بہ از ب " " " "

(۱۰) "ایک ادبی خط"۔ اختر شیرانی کے نام "خیالستان" "

حصہ نظم:-

(۱) "نشاطِ خیال"۔ غزل مطبوعہ رسالہ "سروش" لاہور

(۲) "غزل":- " "جام جہاں نما" لکھنؤ

(۳) "لطیفہ":- نظم " "خیالستان" لاہور

(۴) "غزل":- تین شعر " " "

(۵) "غزل":- پانچ شعر " "ہمایوں" لاہور

(۶) "جذبات"- غزل:- " خیالستان لاہور

(۷) "سچ ہے کہ جھوٹ":- تثلیث برغزل جناب مجنوں گورکھپوری صاحب ایڈیٹر "ایوان" مطبوعہ رسالہ "ایوان" بابتہ جولائی ۱۹۳۲ء

(۸) "انتخاب" کلام ہوس مطبوعہ ایوان گورکھپور بابتہ ماہ جولائی ۱۹۳۲ء